Advance Social Science Archive Journal
Available Online: https://assajournal.com
Vol.3 No.1,January-March,2067.Page No.2180-2186
Print ISSN: [30062497](30062497) Online ISSN: [3006-2500](3006-2500)
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

THE REALITY OF THE DAY OF RESURRECTION ACCORDING TO THE MYSTICS SUFIISM

صوفیاء کے نزدیک یوم قیامت کی حقیقت

Syed Shuhab Uddin Shah	PhD Scholar, University of Sindh, Assistant professor at Govt Boys Degree College Naushahro Feroze Sindh Email: shuhabdinshah@gmail.com
Naeem Hussin Chang	PhD research scholar, University of sindh jamshoro
Imran Khan	PhD Student in Islamic Mysticism, Al-mustafa International University, Qom, Iran

Abstract

The Day of Judgement (Qiyamat) is a belief among the Islamic beliefs, which can be discussed under different titles, what is a partial Qiyamat? When will Qiyamat be? what will happen on Qiyamat? etc. However, in this article, the reality of Qiyamat is discussed from the perspective of the mystics (arifs). Every Muslim, rather every believer of a divine religion, believes that Qiyamat will occur. On the day of Qiyamat, will only the souls be gathered, or will the souls with the bodies be gathered?

In Quranic verses, two proofs of Qiyamat are given, one of which is that a human will be resurrected with his body. Whereas the view of the mystics is that a human is progressing moment by moment, second by second, towards a higher state. In this state, the veils from reality are being lifted for him. Similarly, on the day of Qiyamat, all the veils will be removed from humans. All realities will not be hidden from him, but will be witnessed by him. On the Day of Judgement, the inner self will become manifest. The mystics call this meaning "in-salah ma'nawi" (spiritual transformation). Whereas, when the soul creates a connection with the material body, ends it, and then creates a connection with another material body, that is "tanasukh" (transmigration of souls), which is a false belief. In this article, the perspective and view of the mystics will be explained.

***KEYWORDS**: Day of Judgement, Mystics/Sufis, Minor Resurrection, Soul and Body, Unveiling of Realities, Spiritual Transformation, Transmigration of Souls, Manifestation of the Inner Self, Quran and Sunnah, Intermediate Realm.*

تعارف:

عرفاء کے نزدیک قوس صعود میں لمحہ بہ لمحہ اور ھر لحظہ میں انسان سے حجابات ختم ہوتے جارہے ہیں یہاں تک کہ قیامت میں تمام حجابات کو اٹھالیا جائے گا اور باطن ظاھر ہو جائے گا اسی مطلب کو انسلاخ معنوی کہتے ہیں اور تناسخ اس معنٰی میں کے روح بدن مادی سے تعلق کو ختم کر کے پھر دوسرے بدن مادی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے، عرفاء کے نزدیک یہ باطل ہے البتہ روح، بدن برزخی اور مثالی سے تعلق رکھتا ہے۔اس کو عرفاء قبول کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں عرفاء تناسخ ملکی کے منکر اور تناسخ ملکوتی کو قبول کرتے ہیں۔ عرفاء کے نزدیک قیامت کے پانچ قسم ہیں: ۱- قیامت لمحہ بہ لمحہ ۲- قیامت صغرای آفاقی ۳- قیامت صغرای انفسی ۴- قیامت کبرای شرعی ۵- قیامت کبرای انفسی

اہم کلمات: انسلاخ معنوی، تناسخ، ایجاد اور اعدام، قیامت

اس میں شک نہیں کہ ادیان عالم میں سے خدا کے نزدیک پسندیدہ اور قابل قبول دین فقط دین اسلام ہے، ان الدین عند اللہ الاسلام، اور دین اسلام کے مسلم اعتقادات میں سے ایک قیامت کا عقیدہ ہے اور تمام مسلمانان عقیدہ قیامت پر متفق ہیں لیکن کیفیت اور متعلق قیامت میں اختلاف رکھتے ہیں۔ بعض معتقد ہیں کہ قیامت کا تعلق صرف انسانوں سے ہے اور بعض اعتقاد رکھتے ہیں کہ قیامت کا تعلق تمام موجودات سے ہے اور بعض فقط روحانی قیامت کے قائل ہیں، تو بعض جسمانی اور روحانی قیامت کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس مقالہ میں حقیقت قیامت کو عرفاء کی نگاہ میں بیان کیا جارہا ہے۔ عرفاء کی نظر میں قیامت کی حقیقت اور اس کے قسام کو بیان کرنے سے پہلے تین مطالب کی وضاحت ضروری ہے.

۱- انسلاخ معنوی

عرفان اسلامی کی نظر میں انسان قوص نزول کی انتہا میں مختلف حجابات اور تعینات کو قبول کرتا ہے اور جب یہ انسان قوص صعود کے مرتبہ میں داخل ہوتا ہے، تو تدریجاًان پردوں اور حجابات سے اپنے آپ کو آزاد کرتا ہے اس حالت کو عرفاء انسلاخ معنوی سے تعبیر کرتے ہیں، انسلاخ معنوی میں انسان کثرت سے وحدت کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور ہر مرتبہ میں انسان کے لیے نور وحدت روشن تر ہوجاتا ہے یہاں تک کہ عالم الہ سے اتصال پیدا کرتا ہے اور اس صدای الہی کو سنتاہے: لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار. ترجمہ: آج کس کی بادشاہت ہے؟(جواب ملے گا) خدای واحد قہار کی۔[1]

۲- تناسخ اور معاد

تناسخ یعنی موت کے بعد روحوں کا دیگر اجسام میں لوٹ جانا. اور یہ مسئلہ ہمیشہ سے انسانوں کے درمیان مورد بحث واقع رہاہے۔[2] تناسخ کے چار مرحلہ بیان کیے گئے ہیں.

۱- نسخ یعنی انسانی روح کا کسی دوسرے انسانی بدن میں داخل ہونا.

۲- مسخ یعنی روح کا کسی حیوانی بدن میں حلول کرنا.

۳- فسخ یعنی روح کا کسی بدن نباتی میں سما جانا.

۴- رسخ یعنی روح کا کسی بدن جمادی 'میں داخل ہوجانا.

مسلمان عرفاء تناسخ کو باطل سمجھتے ہیں جیسے ابن فارض اور جناب ابن عربی نے تناسخ کے باطل ہونے کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔[3] جناب محقق قیصری نے بھی ابن عربی کی پیروی کرتے ہوئے تناسخ کے بارے میں بحث کیا ہے اور کہتے ہیں کہ ارواح انسانی موت کے بعد مثالی اور برزخی بدنوں میں منتقل ہوجاتے ہیں نہ کے بدن مادی میں۔[4]

ایجاد اور اعدام

قیامت کے اقسام کو بیان کرنے سے پہلے عرفاء کی نظر میں ایجاد اور اعدام کی حقیقت کو بیان کرناضروری ہے، اھل معرفت کی نظر میں ایجاد یعنی چھپی ہوئی شئ کو ظاہر کرنااور اعدام یعنی ظاہر شدہ شئ کو مخفی کرناجیسا کہ جناب محقق قیصری فرماتے ہیں:ایجادہ للاشیاء اختفائہ فیہا مع اظہارہ ایاہا.[5]

ترجمہ: خدا کااشیاء کو ایجاد کرنایعنی اپنے آپ کو مخفی کرنا اور اشیاء کو ظاہر کرنا ہے اسی طرح اعدام عرفان اسلامی میں چھپانا اور مخفی کرنا ان اشیاء کو جو ظاہر تھی اس کا لازمہ خدا کا ظاہر ھوجاناہے. اسی بنا پر جب کثرت مخفی ھوجائے گی تو وحدت ظاہر ہوجائے گی اور واضح سی بات ہے کہ جب اشیاء مخفی ہوجائیں گی تو خدای واحد قہار جلوہ گر ھوجائے گا اور حقیقت اعدام اور نیستی عرفانی متحقق ہوگی. اس کے بارے میں جناب محقق قیصری فرماتے ہیں:

اعدامہ لھا في القیامۃ الکبري ظھورہ بوحدتہ و قھرہ ایاہ بازالۃ تعیناتھا و سماتھا و جعلھا متلاشیۃ کما قال لمن الملك الیوم للہ الواحد القھار و کل شي ھالك الا وجھہ و في الصغري تحولہ من عالم الشھادۃ الي عالم الغیب او من صورۃ الي صورۃ في عالم.[6]

خداوند متعال کا اشیاء کو اعدام کرنا یعنی خدا کا صفت وحدانیت سے ظاہر ہونا اور اشیاء سے تمام تعینات اور تمام حجابات کو ختم کرنا، جب اعدام عرفانی متحقق ہوگا تو خداوند متعال فرمائے گالمن الملک؟ کوئی جواب نہیں دیگاخود خدا جواب دیگا کہ للہ الواحد القھار. ملک خدا کا ہے، مملکت خدا کی ہے۔

اور خدا کے علاوہ ھر چیز فانی ہے البتہ نیستی قیامت صغری میں ایک چیز کا عالم شہادت سے عالم غیب یا ایک صورت کا دوسری صورت میں منتقل ہونے کو کہا جاتاہے.

اقسام قیامت:

ا- لحہ بہ لحہ قیامت

اھل معرفت اس پہلی قسم کی قیامت کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ یہ قیامت تمام موجودات عالم کے لیے ہے کیونکہ تمام ذرات عالم جس طرح قوس نزول میں ھر لحظہ اور لحہ بہ لحہ عالم غیب سے عالم شھادت کی طرف منتقل ھو رہے ہیں اسی طرح قوس صعود میں بھی عالم شھادت سے عالم غیب کی طرف حرکت کر رہے ہیں گویا ھر لحہ میں اعدام عرفانی محقق ھو رہا ہے جس کے نتیجے میں ھر موجود کے لیے ھر لحہ قیامت متحقق ھو رہی ہے یہ ہی سبب ہے کہ قیامت کو متون دینی میں ساعت بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ہر ساعت اور لحظہ میں اعدام متحقق ہو رھا ہے. جناب قیصری اس قسم کی قیامت کے بارے میں لکھتے ہیں:

قیامت کی پانچ اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم قیامت لحہ بہ لحہ ہے کیونکہ تمام موجودات عالم لحہ بہ لحہ اور ھر لحظہ میں عالم غیب سے عالم شھادت کی طرف اور عالم شھادت سے عالم غیب کی طرف منتقل ھو رہے ہیں لھذا قیامت کو ساعت بھی کہتے ہیں خداوند متعال قرآن میں فرماتا ہے.

بَلۡ هُمۡ فِىۡ لَبۡسٍ مِّنۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ.

ترجمہ: بلکہ یہ لوگ نئی تخلیق کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ [7]

یا فرماتا ہے:

كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِىۡ شَاۡنٍ.

ترجمہ: ہر روز ایک (نئی) کرشمہ سازی میں ہے۔ [8]

2- قیامت صغرای آفاقی

اھل معرفت کہتے ہیں کہ جیسے ہی انسان کو موت آتی ہے اس کے لیے قیامت شخصی برپا ہو جاتی ہے اور یہ قیامت باقی قیامتوں کی نسبت چھوٹی ہے اور خارج نفس واقع ہوتی ہے لھذا اس کو قیامت صغرای آفاقی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک حدیث میں اسی قیامت کے بارے میں اشارہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں: من مات فقد قامت قیامتہ. جو مر جاتا ہے اسی کی قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ [9] پس چونکہ موت سے ہی قیامت شروع ہو جاتی ہے لھذا انسان کے تمام ملکات، خلقیات اور افعال مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہو جاتے ہیں اچھے اعمال جنتی صورتوں میں اور برے اعمال جھنمی صورتوں میں ظھور پیدا کرتے ہیں.

3- قیامت صغرای انفسی

قیامت صغری کا دوسرا قسم خود نفس سالک کے ساتھ () مربوط ہے اس قسم میں خود سالک کے لیے اس کی زندگی میں ہی موت کے آثار متحقق ہوتے ہیں ان دو قسموں میں تمیز دینے کے لیے ایک کا نام قیامت صغرای آفاقی ہے اور دوسرے کا نام قیامت صغرای انفسی ہے اس قیامت کے قسم میں سالک انسان موت ارادی اور اختیاری سے تمام آثار اور واقعات کو مشاھدہ کرتا ہے جو واقعات موت طبیعی سے رونما ہوتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں: موتوا قبل ان تموتوا؛ مرنے سے پہلے مر جاؤ. اس حدیث میں ان تموتوا قیامت صغرای آفاقی اور موت طبیعی کی طرف اشارہ ہے موت طبیعی یعنی بغیر ارادہ اور بغیر اختیار کے موت آجائے لیکن حدیث کا پہلا حصہ یعنی موتوا یہ موت کے کسی دوسری قسم کی طرف اشارہ ہے یعنی وہ موت جو انسان کے ارادہ اور اختیار کی وجہ سے پیش آجاتی ہے. اور موت ارادی میں بھی تمام مکاشفات اور مشاھدات پیش آتے ہیں جو موت طبیعی کے وقت رونما ہوتے ہیں. جناب محقق قیصری اس قسم کی قیامت کے بارے میں لکھتے ہیں:

و بازاء الموت الارادی الذی یحصل للسالکین المتوجهین الی الحق تعالی قبل وقوع الموت الطبیعی کما قال علیه السلام: موتوا قبل ان تموتوا....لذالک ینکشف للسالک ما ینکشف للمیت و یسمی بالقیامة الصغري.

موت طبیعی کے مقابلے میں موت ارادی ہے جو سالکان کے لیے موت طبیعی سے پہلے پیش آجاتی ہے جیسا کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے: مرنے سے پہلے مر جاؤ پس جو چیز موت طبیعی سے کشف ھو جاتی ہے وہ موت ارادی سے بھی کشف ہو جاتی ہے. قیامت کے اس قسم کا نام قیامت صغرا ہے۔ [10]

4- قیامت کبرای شرعی

قیامت صغرای آفاقی اور انفسی کے مقابلے میں قیامت کبرای آفاقی یاشرعی اور قیامت کبرای انفسی ہے. قیامت کبرای شرعی یہ وہ ہی قیامت ہے جس کا ذکر شریعت نے کیاہے جس کا ذکر قرآن اور روایات میں بھی آیاہے اسی کے بارے میں تمام انبیاء نے خبر دی ہے اور اس قیامت کا تعلق تمام مخلوقات سے ہے جناب قیصری اس قیامت کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں:

قیامت کا ایک قسم وہ ہی ہے جس کے بارے میں وعدہ دیا گیاہے اور یہ ہی تمام کے لیے مورد انتظار بھی ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے : ان الساعہ آتیہ لاریب فیہا؛اس میں کوئی شک نہیں کہ قیامت آئے گی. اور دوسری آیات قرآنی بھی اسی قیامت کو بیان کرتی ہیں۔[11]

جناب قیصری اس قیامت کبرای شرعی کے واقع ہونے کی کیفیت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ:ذالک بطلوع شمس الذات الاحدية من مغرب المظاهر الخلقية و انكشاف الحقيقة الكلية و ظهور الوحدة التامة و انقهار الكثرة كقوله تعالي لمن الملك اليوم لله الواحد القهار.ترجمہ: قیامت موعود یعنی ذات احدیت کے سورج کے طلوع ہونے سے مظاہر خلقی کا سورج غروب ہو جائے گا اور وحدت تام حضرت حق ظهور پیدا کرے گی اور کثرات خلقی مقهور ہو جائیں گے چنانچہ خداوند متعال فرماتاہے: آج کس کی حکومت ہے؟ صدا آئے گی خدای قهار کی حکومت ہے۔[12]

5- قیامت کبرای انفسی

جو حوادث اور واقعات قیامت کبرای شرعی میں پیش آتے ہیں وہ ہی حوادث اور واقعات اس سالک انسان کے لیے رونما ہوتے ہیں جو مراحل سلوک کو طی کر کے بقاء بعد از فنا کے مقام اور منزل تک پہنچ جاتاہے یعنی تمام کی قیامت اس کے لیے متجلی ہوتی ہے جس کے نتیجے میں یہ سالک انسان اھل بھشت، جهنم اور تمام جنت کی نعمات اور جهنم کے عذابوں کو مشاهده کرتاہے. جناب قیصری اس قیامت کبرای انفسی کے بارے میں فرماتاہے: و بازائه ما يحصل للعارفين الموحدين من الفناء في الله و البقاء به قبل وقوع حكم ذلك التجلي علي جميع الخلائق و يسمي بالقيامة الكبري. قیامت کبرای شرعی کے مقابلے میں ایک اور قیامت کبرا ہے جو عارفان کے لیے پیش آتی ہے اور وہ ہے انسان سالک کا فنا در حق اور بقاء بہ حق کے مقام تک پہنچنا اور اس سے پہلے کہ یہ تجلی تمام مخلوقات کے لیے رونما ہے پہلے عارف کے لیے ظاہر ہوتی ہے اور اسی کو قیامت کبری کہتے ہیں.

قیامت پر ایمان کا انسانی زندگی پر اثر

قیامت پر ایمان، الٰہی ادیان کے ان ناقابل انکار اصولوں میں سے ہے جن میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ در حقیقت، وہ نظام فکر جو اس بنیادی عقیدے سے خالی ہو، الٰہی نہیں کہلا سکتا۔

اسلامی نقطہ نظر کے مطابق، معاد اور آخرت کا جہاں، تخلیق کے بنیادی مقاصد میں شمار ہوتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ۔[13]

ترجمہ: کیا تم نے یہ گمان کیا کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے، اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے؟

اس آیت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ انسانی زندگی کے مقصد کو نہیں پا سکے اور وہ بے معنیت کی وادی میں بھٹک رہے ہیں۔

اسی طرح، قیامت پر ایمان رکھنے والوں کے لیے اس عقیدے کی قدر و قیمت بھی آشکار ہو جاتی ہے۔

قیامت پر ایمان عام مفہوم میں، یعنی حساب و کتاب، جنت و دوزخ میں داخلہ، اللہ کے حضور حاضری وغیرہ ایک مؤمن کی پوری زندگی میں رچ بس جاتا ہے۔ کم ہی کوئی عمل ایسا ملتا ہے جو معاد سے مربوط نہ ہو۔

زندگی کے مختلف پہلوؤں میں معاد کا تعمیری کردار اتنا اہم ہے کہ آسمانی مذاہب نے افراد کی تربیت اور معاشرے کی اصلاح کے لیے معاد پر ایمان کو دلوں میں بسانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ خاص طور پر قرآن کریم میں بہت سی تربیتی باتیں اسی عقیدے کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اس آسمانی کتاب میں تقریباً ۱۲۰۰ آیات قیامت اور اس کی جزئیات پر مشتمل ہیں۔

عقیدہ معاد، انسان کی فردی - انفرادی - اور اجتماعی و معاشرتی زندگی پر قیمتی اثرات ڈالتا ہے، جن کا اختصار کے ساتھ جائزہ لیا جاتا ہے۔

الف: انفرادی زندگی

قیامت پر ایمان انسان کو نیک خصال اور اخلاقی فضائل کی طرف مائل کرتا ہے۔ سخاوت، ایثار، انفاق یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا، سچائی، ظالموں کے خلاف جہاد، کمزوروں کی حمایت، اور مصیبتوں میں صبر و استقامت۔ یہ سب آخرت پر ایمان کے اثرات میں سے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ آخرت کی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں، وہ قیامت کی بے مثال نعمتوں کے حصول کے لیے کسی کوشش سے دریغ نہیں کرتے۔

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام پرہیزگاروں اور آخرت پر ایمان رکھنے والوں کی توصیف میں فرماتے ہیں:

پرہیزگار دنیا میں بافضیلت لوگ ہوتے ہیں: ان کی باتیں درست، ان کا لباس سادہ، اور ان کا طرز عمل خاکساری پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ حرام چیزوں سے نظریں جھکا لیتے ہیں، نافع علم کو توجہ سے سنتے ہیں۔ مصیبتوں اور آزمائشوں میں اس طرح ہوتے ہیں گویا راحت و آرام میں ہوں۔ اگر خدا نے ان کی عمر کا وقت مقرر نہ کیا ہوتا، تو ثواب کی خواہش اور عذاب کے خوف کی وجہ سے ان کی روحیں ایک پل بھی ان کے جسموں میں قرار نہ پاتیں۔ ان کے نزدیک صرف خداوند عظیم ہے اور اس کے سوا ہر چیز حقیر نظر آتی ہے۔ جنت کو ایسے دیکھتے ہیں گویا وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں اور اس کی نعمتوں میں غرق ہوں، اور جہنم کو ایسے جانتے ہیں جیسے وہ اسے دیکھ رہے ہوں اور اس کے عذاب میں گرفتار ہوں۔ [14] إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا۔ [15]

ترجمہ: ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کا خوف ہے جو شدید بھیانک ہوگا۔

جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ ہمیشہ اپنی حفاظت کرتا ہے، گناہ کے قریب نہیں جاتا، اور ہر قسم کی آلودگی سے بچتا ہے تاکہ ان کے برے نتائج سے محفوظ رہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے:

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

ترجمہ: پس جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی، وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی، وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔ [16]

ب۔ اجتماعی زندگی

معاشرہ ان افراد کے مجموعے پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ رابطے اور تعامل میں ہوتے ہیں۔ اگر افراد کے باہمی تعلقات پر خدا اور قیامت پر ایمان حاوی ہو، تو اس کے نتیجے میں معاشرے کو ترقی، عزت اور سربلندی حاصل ہوتی ہے اور یہ ایمان مثبت اور تعمیری اثرات مرتب کرتا ہے۔

ایمان معاد کے چند تعمیری اثرات یہ ہیں:

۱) سماجی تحفظ کا قیام

دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں چوری، قتل، اور دیگر جرائم کی روک تھام کے لیے بہت طاقتور پولیس نظام اور جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس ادارے قائم کیے گئے ہیں، مگر اس کے باوجود ہم ہولناک ترین جرائم، خونریزی اور لرزہ خیز تباہ کاریوں کے گواہ بنتے ہیں۔ اس کی ظاہری وجہ یہ ہے کہ ہر فرد پر ایک نگران مقرر کرنا ممکن نہیں، اور اگر کر بھی دیا جائے تو خود وہ نگران بھی انسان ہی ہوتا ہے، جسے خود کسی نگران کی ضرورت ہوتی ہے۔

سن 1978 عیسوی میں نیویارک شہر میں اچانک ایک رات وسیع بلیک آؤٹ – بجلی کا طویل بریک ڈاؤن – ہو گیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بے شمار امریکیوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ دکانیں غارت کی گئیں، یہاں تک کہ گرفتار ہونے والوں کی تعداد 3000 تک جا پہنچی! جی ہاں! صرف خدا پر ایمان اور الٰہی عدالت کے عذاب کا خوف ہی وہ اندرونی محافظ ہے جو انسان کو برائی سے روکتا ہے اور نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ آخرت کی زندگی، ثواب اور عذاب پر یقین نے ہی فضیل بن عیاض جیسے خطرناک ڈاکو کو ایک عابد، زاہد اور خادم خلق انسان بنا دیا، جس کا ذکر سب کی زبان پر تھا۔ یہ وہی شخص تھا جس کے نام سے مسافر کانپتے تھے۔

2) اقتصادی نظام کی درستگی

آخرت پر ایمان معاشی امور کو منظم کرنے میں بہت مؤثر ہے، جیسے: مفید پیداوار، منصفانہ تقسیم، متوازن خرچ، فقر و غربت کا خاتمہ، محروموں کی مدد اور اسی طرح اقتصادی مفاسد جیسے: اسراف، ذخیرہ اندوزی، کم ناپ تول، دھوکہ دہی، سود خوری، بے جا دولت جمع کرنا وغیرہ کو ختم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک تاجر یا کاروباری شخص جو قیامت، حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے، وہ یہ جانتا ہے کہ قرآن کہتا ہے:

الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّہَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَہَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْہُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْہَا فِيْ نَارِ جَہَنَّمَ فَتُكْوٰى بِہَا جِبَاہُہُمْ وَ جُنُوْبُہُمْ وَ ظُہُوْرُہُمْ ؕ ہٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ۔

ترجمہ: اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ جس روز وہ مال آتش جہنم میں تپایا جائے گا اور اسی سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پشتیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے وہ مال جو تم نے اپنے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا، لہذا اب اسے چکھو جسے تم جمع کیا کرتے تھے۔ [17]

اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ:

قیامت کے دن حرام خور خنزیر کی شکل میں اور سود خور الٹے منہ محشور ہوں گے۔ تو پھر ایسا شخص کبھی کم ناپ تول، دھوکہ دہی، ظلم یا ناجائز دولت جمع کرنے کی طرف نہیں جائے گا۔ اگر یہ عقیدہ پورے معاشرے میں راسخ ہو جائے تو ہم ایک مثالی اور پاکیزہ معیشت کے حامل معاشرے کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

۳) عسکری قوت اور قربانی کا جذبہ

خدا اور معاد پر ایمان، اللہ کی راہ میں جہاد اور قربانی کا سب سے بڑا محرک ہے۔ اس کے بغیر کوئی مجاہد جنگ کے میدان میں قدم نہیں رکھ سکتا، اور نہ ہی ایسی جنگ کو کامیاب سمجھتا ہے جس کا انجام شہادت ہو۔ اگر آخرت پر یقین نہ ہو، تو پھر ایک شخص کس جذبے سے جان کی بازی لگا سکتا ہے؟ پس قیامت اور آخرت پر ایمان ایک سب سے مؤثر اور پائیدار محرک ہے جو نہ صرف فرد کو خطرات مول لینے پر آمادہ کرتا ہے، بلکہ اسے دل کا سکون، عزم، اور قربانی پر فخر بھی عطا کرتا ہے۔

نتیجہ

عرفاء کی نظر میں تناسخ ملکی باطل ہے لیکن تناسخ ملکوتی درست ہے یعنی انسانی ارواح موت کے بعد اپنے اعمال، خلقیات اور ملکات کی بنا پر مناسب بدن برزخی میں منتقل ہو جاتے ہیں اور قیامت کی پانچ قسمیں ہیں.

قیامت لحہ بہ لحہ ۲- قیامت صغرای آفاقی ۳- قیامت صغرای انفسی ۴- قیامت کبرای آفاقی ۵- قیامت کبرای انفسی. قیامت صغرای انفسی یعنی قوس صعود میں تمام موجودات عالم شہادت سے عالم غیب کی طرف حرکت کر رہے ہیں اور ہر لحظہ میں اعدام ہو رہے ہیں گویا ہر لحظہ اور لحہ میں تمام موجودات کے لیے قیامت متحقق ہو رہی ہے. قیامت صغرای آفاقی یعنی جیسے ہی موت آتی ہے انسان کے لیے یہ قیامت شروع ھو جاتی ہے اور یہ قیامت اسی شخص کے ساتھ مختص ہے. قیامت صغرای انفسی یعنی انسان موت اردای اور اختیاری سے تمام واقعات اور حوادث کو مشاهده کرتا ہے جو موت طبیعی کے وقت رونما ہوتے ہیں. قیامت کبرای آفاقی یعنی قیامت موعود شرعی جس کو متون دینی قرآن اور روایات کو بیان کیا گیا ہے. قیامت کبرای انفسی یعنی انسان مراحل سلوک کو طی کرکے اگر مقام بقاء بعد از فنا تک پہنچے تو وہ تمام واقعات کو مشاہدہ کرتا ہے جو قیامت کبرای آفاقی کے وقت وجود میں آتے ہیں حتی اهل جنت اور دوزخ کو بھی مشاهده کرتا۔

حوالہ جات

---

[1] القرآن غافر/7

[2] ملاصدرا اسفار، ج۹، ص۶

[3] ابن عربی، الفتوحات المکیہ، ج۳، ص۶، مشارق الدراری شرح تائیہ ابن فارض، ص۶۷۹

[4] قیصری، شرح فصوص الحکم، ص۱۲۵

[5] شرح فصوص الحکم قیصري فصل اول مقدمہ، ص۷

[6] شرح فصوص الحکم قیصري فصل اول مقدمہ، ص۷

[7] القرآن ق/۱۵

[8] القرآن رحمن/۲۷، مقدمہ قیصری/فصل ۹ / ص۴۱

[9] قیصری، شرح فصوص الحکم، ص۴۱

[10] قیصری، شرح فصوص الحکم، ص۴۱

[11] قیصری، شرح فصوص الحکم، ص۴۱

[12] قیصری، شرح فصوص الحکم، ص ۴۱

[13] القرآن المومنون/ 115

[14] نہج البلاغہ صفات متقین

[15] القرآن انسان/ ۱۰

[16] القرآن زلزال/ ۷-۸

[17] القران توبہ: ۳۴-۳۵